کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے

از

مفتی محمد شہزاد شیخ

فاضل

علوم اسلامیہ وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

لیکچرار

نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنسز (FAST-NU)، کراچی

رطیب

RATEEB PUBLISHERS

سنِ طباعت : دسمبر 2014

ڈیزائننگ : محمد فاروق شیخ و محمد فیصل غوری، گونڈل گرافکس کراچی۔

مطبع : گونڈل پریس، کراچی۔

ناشر : رطیب پبلشرز، 113-111 صابر منزل مارسٹن روڈ، کراچی۔

فون : 0321-8771494, 021-32763815, 32729286

ای میل : muhammadshahzadshaikh@gmail.com

نوٹ: قارئین سے درخواست ہے کہ اس رسالہ یا اس کے مضمون کے بارے میں اپنی آراء وتجاویز، ای میل یا ناشر کے پتے پر ارسال کریں۔ بندہ آپ کا بے حد ممنون ہوگا۔

از
مفتی محمد شہزاد شیخ

مفتی سعید احمد صاحب حفظہ اللہ

استاذِ حدیث جامعہ معہد الخلیل الاسلامی وخلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا محمد یحیٰ مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عزیزم مفتی محمد شہزاد شیخ کا ایک کتابچہ بنام" کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے" میرے سامنے ہے۔ الحمد للہ اس کا مکمل مطالعہ کیا، اس میں تربیتِ اولاد کے بابت والدین کے لئے بہترین مواد فراہم کیا گیا ہے۔ موصوف نے دشمنانِ دین کی خاموش سازشوں کا مختصر لیکن بہت جامع انداز میں تمام پہلوؤں سے جائزہ لیکر ایک عمدہ پیغام امت مسلمہ کے اولاد کی نعمت سے بہرہ مند حضرات کو دیا ہے۔ اللہ جل جلالہ موصوف کی اس محنت کو شرف قبول عطا فرمائے۔ والدین کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کیلئے اس کتابچہ سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ مفتی صاحب موصوف کو اپنی شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر زبیر احمد شیخ حفظہ اللہ

ڈائریکٹر نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنسز (FAST-NU) کراچی

ایک سائنسدان اور کمپیوٹر و IT کے ماہر کی حیثیت سے میں وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ کارٹون، ویڈیو گیم، موبائل فون، انٹرنیٹ اور اب مختلف Apps سے بچوں کی ذہنی نشوونما پر بہت منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اس کی تائید اب امریکی اور بے شمار بین الاقوامی محققین بھی کر رہے ہیں۔ اس سے بچنے کی کیا تدابیر ہیں اور مستقبل میں کس طرح اسلامی نظریے کے مطابق کارٹون یا گیمز بنائے جائیں؟ یہ ہم جیسے سائنسدانوں کے لئے سوال ہے۔ مفتی محمد شہزاد شیخ صاحب کی اس کاوش کے ہم شکر گزار ہیں، جنہوں نے اس موضوع پر والدین اور بچوں، خواہ وہ کسی بھی مکتبۂ فکر سے ہوں، کو آگہی دی۔ اللہ رب العزت ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اللہ جل جلالہٗ نے والدین کے دل میں اپنی اولاد کی محبت ودیعت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی جنس، رنگت، قد کاٹھ، خوبصورتی و بدصورتی سے قطع نظر والدین کو اپنی اولاد ہر حال میں محبوب ہوتی ہے۔

جسمانی یا ذہنی طور پر معذور بچہ بھی والدین کے لئے ایسا ہی پیارا ہوتا ہے جیسے کسی خوبصورت یا عقلمند و ہونہار بچے کے لئے والدین کے دل میں جگہ ہوتی ہے۔ اگر یہ محبت نہ ہوتی تو اولاد کی نگہداشت و پرورش بھی نہ کی جاسکتی تھی۔

اس محبت ہی کے تقاضے کی وجہ سے والدین کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق، اپنی اولاد کی ضرورتوں کو احسن انداز میں پورا کریں۔ حتیٰ کہ اولاد کی خواہشات کی خاطر وہ اپنی ضروریات کو بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اولاد کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر گزارہ کرتے ہیں۔

اس محبت کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے والدین، اولاد کی مادی ضرورتوں کو تو باہم پورا کرتے ہیں البتہ افراطِ محبت میں بعض اوقات اخلاقی ضرورتوں سے صرف نظر ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں اپنے ارد گرد ماحول کے دیکھا دیکھی اپنی اولاد کو کچھ ایسی چیزیں مہیا کر دیتے ہیں جو ان کی جسمانی، روحانی، اخلاقی اور تعلیمی تباہی کا باعث بنتی ہیں۔ والدین کو اس وقت تو اس بات کا احساس نہیں ہوتا مگر جب ان مسائل سے دوچار ہوتے ہیں تو یہ برائیاں جڑ پکڑ چکی ہوتی ہیں۔

ٹی وی اور انٹرنیٹ کے عمومی مفاسد تو بہت ہیں جس کے بارے میں بہت کچھ لکھا بھی جا چکا ہے۔ یہاں انکی چند ذیلی شاخوں یعنی کارٹون اور ویڈیو گیم کے نقصانات کا تذکرہ مقصود ہے کہ جس سے ہمارے بچے بے حد متأثر ہو رہے ہیں۔آج کل کارٹون اور ویڈیو گیم کو اولاد کے لئے ان کے بچپن کی ضرورت اور بے ضرر سمجھ لیا گیا ہے۔ والدین یہ سوچ کر کہ بچے کے گلی محلے میں جانے سے بہتر یہ ہے کہ ہمارے سامنے رہ کر گھر میں ہی کارٹون یا ویڈیو گیم سے لطف اندوز ہو لے، لیکن یہ عمل کتنا خطرناک ہو سکتا ہے اس کا اندازہ تو یہ تحریر پڑھ کر ہی ہو گا۔

ابتداءً یہ تحریر ''چھٹی صوبائی سیرت النبی کانفرنس'' بعنوان ''بچوں کے حقوق و فرائض، تعلیمات نبویہ کی روشنی میں'' میں بطور ایک تحقیقی مقالے کے پیش کی گئی، پھر ششماہی ''علوم اسلامیہ'' میں کانفرنس کی روداد کے طور پر دیگر مقالات کے ساتھ شائع ہوئی جس کے لئے میں ڈاکٹر محمد صلاح الدین ثانی صاحب کا شکر گزار ہوں، اب اس عنوان کی اہمیت کے پیشِ نظر ارادہ ہوا کہ کیوں نہ اسے مفاد عامہ کے لئے زیرِ نظر شکل میں منصۂ شہود پر لایا جائے۔

اللہ جل جلالہ سے دست بدعا ہوں کہ اس کوشش کو امت کے لئے نافع بنائے۔ فرد کی، گھرانے کی اور پورے معاشرے کی اصلاح فرمائے۔ اس تحریر کو قابل اشاعت بنانے کے لئے جن احباب نے مدد فرمائی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میرے اور میرے اہل خانہ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔میری اولاد کو میری اور میرے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے ۔ مجھے حُبِ جاہ اور حُبِ مال سے محفوظ رکھتے ہوئے ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔آمین

محمد شہزاد شیخ

ملحوظہ: حوالہ جات اپنے نمبروں کے مطابق کتاب کے آخر میں درج ہیں۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

" اولاد" اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اولوالعزم انبیاء نے بھی اپنے لئے نیک اور متقی اولاد کی تمنا کی ہے۔ نعمت کا شکر ادا کرنا ہر انسان پر ضروری ہے۔ اولاد کی نعمت پر ادائی شکر کا ایک طریقہ اس کی اچھی تربیت ہے، جس کی سب سے پہلی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کیونکہ والدین کی آغوش ہی اولاد کے لئے سب سے پہلی درس گاہ اور تربیت گاہ ہوتی ہے۔

قران کریم میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ایمان والوں کو اپنے اہل خانہ کی دینی تعلیم و تربیت اور اعمال و اخلاق کی نگرانی کا سختی سے حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝﴾[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اُس پر سخت کڑے مزاج کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے کسی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کرتے ہیں جو حکم انہیں ملتا ہے۔

حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس آیت مبارکہ ﴿قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ کی تشریح علم وادب سکھانے سے کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ: اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطاعت میں لگو، گناہوں سے بچو اور اپنے اہل خانہ کو ذکر کا حکم دو، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ تمہیں جہنم سے نجات دیں گے۔[2]

تربیتِ اولاد کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آیتِ ذیل سے ہوتا ہے کہ جس میں ''عباد الرحمن'' (اللہ کے نیک بندوں) کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ نے اس دعا کا بھی ذکر کیا ہے جو وہ اپنے اہل و عیال کے لئے کرتے ہیں۔ گویا ''عباد الرحمن'' محض اپنی ذاتی کوششوں پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہمہ وقت اللہ جل جلالہ کی طرف باطنی طور پر بھی متوجہ رہتے ہیں اور اس سے بالخصوص اپنے اہل و عیال کی ظاہری اور باطنی اصلاح کے طالب ہوتے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝﴾[3]

ترجمہ: اور جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں: ''ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے''۔

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں حسن و جمال مراد نہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ جل جلالہ کے فرمانبردار ہو جائیں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس آیت کے بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان بندہ اپنی بیوی، بھائی اور دوست سے اللہ جل جلالہ کی اطاعت ہوتے دیکھے، اور خدا کی قسم! کوئی چیز بھی ایک مسلمان بندے کی آنکھوں کے لئے ایسی ٹھنڈک نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ وہ اپنے بیٹے، پوتے، بھائی اور دوست کو اللہ جل جلالہ کا فرمانبردار دیکھے۔[4]

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا پر غور کیجیے کہ کیسے اپنے اہل خانہ کے لئے اللہ جل جلالہ سے صلاح و خیر طلب کر رہے ہیں:

﴿وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ

ترجمہ: ''میرے پروردگار! مجھے اس بات کا پابند

نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِكَ فِیۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾ [5]

بنا دیجئے کہ میں اُن نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، اور وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو، اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالیجئے''

اللہ جل جلالہ سے اپنے اہل خانہ کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ ان کو وعظ و نصیحت بھی بہت ضروری ہے۔ چنانچہ اس نصیحت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے اللہ جل جلالہ نے اپنے نیک بندے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِابۡنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِكۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ ۚ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰی وَهۡنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیۡ عَامَیۡنِ اَنِ اشۡكُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیۡكَ ؕ اِلَیَّ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنۡ تُشۡرِكَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَصَاحِبۡهُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا ۫ وَّاتَّبِعۡ سَبِیۡلَ مَنۡ اَنَابَ

ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ: ''میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اور یقین جانو شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔'' اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے بارے میں یہ تاکید کی ہے ___ (کیونکہ) اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے پیٹ میں رکھا، اور دو سال میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے ___ کہ تم میرا شکر ادا کرو، اور اپنے ماں باپ کا۔ میرے پاس ہی (تمہیں) لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ تم پر یہ زور ڈالیں کہ تم

اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿١٦﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿١٩﴾ ﴾[6]

میرے ساتھ کسی کو (خدائی میں) شریک قرار دو جس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو ان کی بات مت مانو، اور دنیا میں اُن کے ساتھ بھلائی سے رہو، اور ایسے شخص کا راستہ اپناؤ جس نے مجھ سے لَو لگا رکھی ہے۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، اُس وقت میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ (لقمان نے یہ بھی کہا:) ''بیٹا! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، اور وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں یا زمین میں، تب بھی اللہ اسے حاضر کر دے گا۔ یقین جانو اللہ بڑا باریک بیں، بہت باخبر ہے۔ بیٹا! نماز قائم کرو، اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو، اور برائی سے روکو، تمہیں جو تکلیف پیش آئے اُس پر صبر کرو۔ بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنے گال مت پھلاؤ، اور زمین پر اتراتے ہوئے مت چلو۔ یقین جانو اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو، اور اپنی آواز آہستہ رکھو۔ بے شک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔''

حدیث نبوی میں بھی آنحضرت ﷺ نے بڑی سخت تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا، وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ. وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَىٰ مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[7]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کو دی گئی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا: حاکمِ وقت بھی ذمہ دار ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مرد اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے، اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی ذمہ دار ہے، اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔ غلام (آج کے دور میں نوکر) مالک کے مال کا ذمہ دار ہے، اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔ الغرض ہر آدمی ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ماں باپ کی طرف سے اولاد کے لئے کسی مادی تحفے کے بجائے سب سے اعلی اور بیش بہا انعام یہی ہے کہ ان کی تربیت مثالی ہو۔ وہ سیرت واخلاق کے بلند مرتبے پر فائز ہوں، اپنے کردار اور ادب وآداب میں نمایاں ہوں ۔ارشادِ نبوی ہے:

أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ»[8]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسنِ ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا۔

دین اسلام نے والدین کو ایک اور نہایت ہی احسن انداز میں یہ بات سمجھائی ہے کہ اولاد کی تربیت نہ صرف دنیا میں ان کے کام آئے گی بلکہ مرنے کے بعد بھی اس عمدہ تربیت کا فائدہ والدین کو پہنچتا رہے گا۔ارشادِ نبوی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهٗ.[9]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین باتوں کے: ایک یہ کہ کچھ صدقہ جاریہ کر دے، یا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، یا نیک اولاد جو اس شخص کے لئے دعا گو رہے۔

دور جدید کی ایجادات کے تناظر میں طبیعتِ انسانی میں جو فرق رونما ہو رہا ہے اور جس طرح معاشرتی اقدار کا خاتمہ ہوتا جارہا ہے اس سے بچے بہت زیادہ متأثر ہو رہے ہیں۔ بچوں میں چونکہ انفعالیت زیادہ ہوتی ہے، اس لیے یہ بچے بہت جلد کسی بھی چیز کا اثر قبول کر لیتے ہیں، خواہ وہ اچھی ہو یا بری۔ پھر ان کچے ذہنوں میں پڑ جانے والی باتیں جب رسوخ پکڑ جاتی ہیں تو آنے والی زندگی پر اس کے بڑے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان ہی جدید چیزوں میں کارٹون اور ویڈیو گیم و دیگر غیر ضروری اور لغو اشیاء شامل ہیں جو بظاہر تو کھیل کود اور تفریح کی دنیا سے تعلق رکھتی ہیں لیکن یہ بچوں کی تربیت اور طبیعت پر بہت گہرے منفی اثرات ڈالتی ہیں ۔ ٹی وی اور انٹرنیٹ کے بارے میں چونکہ بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اس لئے یہاں صرف ٹی وی اور انٹرنیٹ کی چند ذیلی شاخوں، یعنی کارٹون اور ویڈیو گیم کے مفاسد کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

کارٹون

بظاہر بے ضرر نظر آنے والے کارٹون اپنے اندر فساد عظیم لئے ہوئے ہیں۔ والدین یہ سوچ کر کہ بچہ کارٹون ہی تو دیکھ رہا ہے کسی قسم کی پرواہ نہیں کرتے۔ ذیل میں کارٹون کی چند خرابیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے، ذرا غور کرنے سے ہر ذی شعور شخص ان خرابیوں کا اعتراف کرے گا۔

خرابیوں کے بیان سے پہلے حال ہی میں کیا گیا ایک سروے پیش ہے، جس سے آگے بیان کیے جانے والے حقائق کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ یہ سروے ۵۰ والدین سے کیا گیا۔ سروے میں کیے جانے والے سوالات: بچوں کے رویے، ان کی عمر، ٹی وی دیکھنے کے دورانیے، ان کے حالات، ردعمل، کارٹون دیکھنے کے مطالبے، ٹی وی بند کیے جانے پر غصہ، والدین کا کارٹون پر اطمینان اور ان کے تجارتی فوائد جیسی باتوں پر مبنی تھے۔

اس سروے سے حاصل شدہ اعداد و شمار یہ ہیں:

- جوابدہ لوگوں میں سے ۵۰ فیصد کے بچوں کی عمر ۹-۵ سال تھی جبکہ ۳۰ فیصد کے بچوں کی عمر ۱۲-۱۰ سال تھی۔
- ۸۰ فیصد لوگوں کا جواب یہ تھا کہ ان کے بچے کم از کم ۲ گھنٹے اور ۱۵ فیصد کا کہنا یہ ہے کہ ان کے بچے ۳ گھنٹے سے زیادہ ٹی وی دیکھتے ہیں۔
- ۹۰ فیصد والدین اپنے بچوں کو پر امن سمجھتے ہیں۔
- ۸۰ فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچے کارٹون دیکھتے وقت اس میں مگن ہو جاتے ہیں۔
- ۱۰۰ فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچے پُر تشدد کارٹون دیکھ کر جارحانہ رویہ اپناتے ہیں۔

- ۷۵ فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچے کارٹون کرداروں کے استعمال کردہ چیزوں اور ایسی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں جس میں ان کرداروں کا لیبل لگا ہو۔
- ۷۰ فیصد والدین کا کہنا یہ ہے کہ بچوں کو کارٹون سے روکنے پر ان بچوں کو شدید غصہ آجاتا ہے۔
- ۱۰۰ فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچوں کو کارٹون کے ذریعے کارپوریٹ مقاصد کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔[10]

کارٹون دیکھنے کی چند بڑی خرابیاں یہ ہیں:

1. وقت کا ضیاع:

وقت کس قدر قیمتی چیز ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں کئی ایک مقامات پر زمانے اور وقت کی قسم کھائی گئی ہے جیسے﴿وَالْعَصْرِ﴾، ﴿وَالْفَجْرِ﴾ جبکہ ہم اسی قدر اس کے ساتھ بے وقعتی کا رویہ اپناتے ہیں۔ماہرین کی رائے یہ ہے کہ ٹی وی اور ویڈیو کا کلچر، بچوں پر بہت برا اثر ڈالتا ہے نیز بچوں کی فطری ذہانت اور سادگی کو زنگ لگاتا ہے۔بعض گھرانوں میں ٹی وی مسلسل کھلا رہتا ہے خواہ کوئی دیکھ رہا ہو یا نہیں ۔ نیز ٹی وی کو بچوں کو مشغول رکھنے یا وقت گزاری کا ایک اچھا ذریعہ سمجھا جاتا ہے جبکہ اس سے پڑنے والے برے اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

- بچے کا جو وقت دوسروں کے ساتھ میل جول اور کھیل کود میں گذرنا چاہیے تھا، جس سے بچے کا ذہن دراصل تیز ہوتا اور اس کے ذہن کی نشو نما ہوتی وہ وقت بچہ ویڈیو اسکرین کے سامنے گذار کر ضائع کر دیتا ہے اور وہ فائدہ حاصل نہیں کر پاتا جو کہ لوگوں سے ملاقات اور چیزوں کو براہ راست برت کر حاصل کر سکتا تھا۔

- بچے کا جو وقت اہم مہارتوں کے حصول کا تھا، جس میں وہ زبانی اور تخلیقی، فنی اور سماجی صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرتا، اس کا وہ وقت ٹی وی دیکھنے میں ضائع ہو جاتا ہے، جبکہ بچے کی زندگی کے ابتدائی دو سال ان صلاحیتوں کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں۔[11]

ہم جہاں خود وقت کا صحیح استعمال نہیں کرتے وہیں بچوں کو بھی وقت ضائع کرنے کا عادی بناتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم بچوں کی تربیت کی ذمہ داری خود سنبھالتے، اُنہیں اپنا قیمتی وقت دیتے، ہم اُنہیں ٹی وی کے آگے بٹھا کر، کارٹون چینل لگا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف یہ کہ دیگر بڑی خرابیوں کو جنم دیتا ہے، بلکہ بذات خود ضیاعِ وقت کے ضمن میں ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

2. پُرتشدد رویہ:

کارٹون دیکھنے والے بچوں پر کی جانے والی نفسیاتی تحقیق سے تین اہم نتائج برآمد ہوئے ہیں:

- ایسے بچے بے حس ہو جاتے ہیں اور انہیں دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر کوئی احساس نہیں ہوتا۔
- ایسے بچے جو مسلسل تشدد کا مشاہدہ کرتے ہیں وہ تشدد سے عام طور پر بے خوف اور اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔
- اور پھر نتیجۃً ایسے بچے خود تشدد مزاج ہو کر اس راہ کو اپنا لیتے ہیں۔[12]

American Academy of Pediatrics (AAP) نے اپنے پالیسی بیان میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ: یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میڈیا میں پیش کیا جانے والا تشدد، حقیقی زندگی میں پائے جانے والے تشدد کی ایک اہم وجہ ہے، جس کے خلاف والدین اور ماہرین اطفال کو قدم اٹھانا چاہیے۔[13]

American Academy of Child and Adolescent Psychiatry (AACAP) نے بھی اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ جو بچے ایسے پروگرام دیکھتے ہیں جن میں تشدد کو حقیقت کے قریب سے قریب تر کر کے دکھایا جاتا ہے وہ بچے اس بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیز ایسے بچے اپنے مسائل کا حل تشدد کی راہ میں تلاش کرتے ہیں۔[14]

3. جسمانی، ذہنی اور تعلیمی نشونما سے عدم توجہ:

اسلام اپنے ماننے والوں کے لئے ایسی تفریحِ طبع کو پسند کرتا ہے جس میں جسمانی ورزش ہو۔ کیونکہ جس قدر جسم مضبوط اور چست ہوگا تو اسی قدر ذہن بھی تیز ہوگا تاکہ انسان کی صلاحیتیں علم و عمل میں بھرپور لگ سکیں۔

جسمانی ورزش سے خوب تھکاوٹ ہوتی ہے، پسینہ آتا ہے، اور پھر بھوک بھی خوب لگتی ہے۔ آج کل ماؤں کی عموماً شکایت یہی ہوتی ہے، کہ بچے کھانا نہیں کھاتے۔ اگر غور کیا جائے تو ٹی وی کے آگے گھنٹوں بیٹھے رہنے اور اس میں منہمک ہو جانے سے جسمانی حرکت تو ہوتی نہیں۔ اب جب جسم تھکے گا ہی نہیں تو پہلے کا کھایا ہوا کھانا ہضم نہیں ہوگا، جس کے نتیجے میں اگلے کھانے کے وقت بھوک نہیں لگے گی۔ اس پر مستزاد یہ کہ ماں اپنا فرض نبھانے کے لئے صحت مند غذا کے بجائے فاسٹ فوڈ کا سہارا لے لیتی ہے جو بچے کی صحت کے لئے مزید نقصان کا باعث بنتا ہے نتیجۃً بچہ جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور ہوتا ہے۔

مسلسل ٹی وی دیکھنے سے بچوں میں بینائی کی کمزوری کی شکایات بہت بڑھ گئی ہیں۔ جہاں ابھی کچھ زمانے پہلے میں صرف بڑی عمر میں جا کر بینائی متأثر ہوا کرتی تھی، اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے نظر کی عینک لگاتے ہیں۔ نیز انہماک کی وجہ سے مسلسل ایک حالت میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے سے کم عمر کے بچے سر درد اور جسم میں درد کی شکایت کرتے ہیں۔ مگر ہم بڑے ان کی اس بات پر یقین نہیں کرتے اور یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ بچپن میں کیسا درد؟ وغیرہ وغیرہ۔

میڈیکل رسالے *Pediatrics* کے اپریل ۲۰۰۴ کے شمارے میں ایک رپورٹ شائع کی گئی، جس کے مطابق کم عمر بچوں کو ٹی وی دیکھنے سے ۷ سال کی عمر میں توجہ کی کمی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔[15]
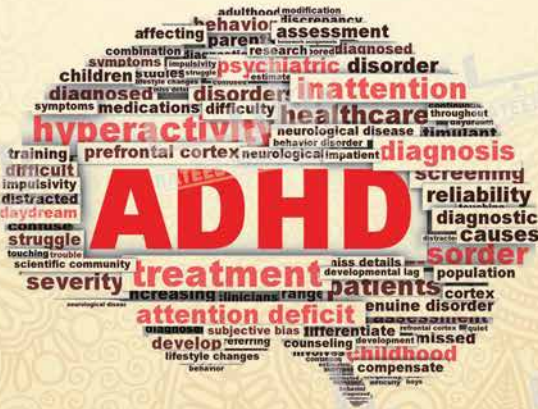
نیز اسی تحقیقی رسالے کے ایک اور شمارے میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ امریکہ کے ملکی سروے کے مطابق ۱۶-۸ سالہ بچوں میں ۲۵ فیصد بچے ہر روز کم از کم ۴ گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں اور ایسے بچے وزن کی زیادتی کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔[16]

نیز مسلسل ٹی وی دیکھنے کی عادت سے بچے کا ذہن سُن ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے بچہ عملی میدان میں اقدام کرنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے جس کے نتیجے میں وہ دانشورانہ قوتِ فیصلہ، تجزیاتی سوچ اور تخیلاتی قوت میں خاطر خواہ نقصان اٹھاتا ہے۔[17]

دسمبر ۱۹۹۷ میں پوکیمون نامی کارٹون کی ایک قسط نے دنیا بھر کی توجہ حاصل کی۔ اس کارٹون کو دیکھنے کے بعد بچوں میں دورے پڑنے کی شکایات موصول ہوئیں۔[18]

بچے کا وہ وقت جو کتب بینی اور مطالعہ کی صلاحیت کو پروان چڑھانے میں گذرنا چاہیے تھا وہ ٹی وی دیکھنے کی نذر ہو جاتا ہے۔[19]

4. ناچ گانا:

کارٹون کے ضمن میں بچوں کو گانا سننے اور ناچنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ ناچنا، گانا شریعتِ اسلامیہ میں بہت مذموم بتلایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۝۶﴾ [20]

ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں، تاکہ اُن کے ذریعے لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے بھٹکائیں، اور اُس کا مذاق اُڑائیں۔ ان لوگوں کو وہ عذاب ہوگا جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

آیت مذکورہ میں ﴿لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ﴾ کے معنی اور تفسیر میں مفسرین کے اقوال مختلف ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت بن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی ایک روایت میں اس کی تفسیر گانے بجانے سے کی گئی ہے۔ (رواہ الحاکم وصحہ البیہقی فی الشعب وغیرہ)

جمہور صحابہ وتابعین اور دیگر مفسرین کے نزدیک ﴿لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ﴾ عام ہے، تمام ان چیزوں کے لئے جو انسان کو اللہ کی عبادت سے غفلت میں ڈال دیں، اس میں غنا اور مزامیر (موسیقی اور آلاتِ موسیقی) بھی شامل ہیں اور بیہودہ قصے کہانیاں بھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں، اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں ﴿لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ﴾ کی یہی تفسیر اختیار کی ہے۔ اس میں فرمایا

کہ: لهو الحديث هو الغناء وأشباهه، یعنی ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا اور اس سے مشابہ دوسری چیزیں ہیں (یعنی جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دیں)۔[21]

اس آیت کے شان نزول کے بارے میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

نضر بن حارث مشرکین مکہ میں سے ایک بڑا تاجر تھا، اور تجارت کے لئے مختلف ملکوں کا سفر کرتا تھا۔ وہ ملک فارس سے شاہانِ عجم وغیرہ کے تاریخی قصے خرید کر لایا اور مشرکین سے کہا کہ محمد تمہیں قوم عاد وثمود وغیرہ کے واقعات سناتے ہیں، میں تمہیں ان سے بہتر رستم اور اسفند یار اور دوسرے شاہانِ فارس کے قصے سناتا ہوں۔[22]

الدر المنثور میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں یوں مروی ہے کہ:
یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو باہر سے ایک گانے والی کنیز خرید کر لایا تھا اور جس کسی کے بارے میں سنتا کہ وہ اسلام کا ارادہ رکھتا ہے اسے اپنی لونڈی کے پاس لے کر آتا اور کہتا کہ اسے کھلاؤ، پلاؤ اور گانا سناؤ، کہ یہ اس سے بہتر ہے جو محمد تمہیں حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو اور اپنی جان دو۔[23]

ارشاد نبوی ہے کہ:

أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ.[24]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''گانا'' دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

5. عریانیت کا فروغ:

دین اسلام میں ستر و لباس کی اہمیت کو بہت اجاگر کیا گیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے ستر کی الگ الگ حدود مقرر کی ہیں۔ جس سے کم لباس زیبِ تن کرنا جائز نہیں ہے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے کہ:

﴿یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًاؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰیۙ ذٰلِكَ خَیْرٌؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ﴿۲۶﴾﴾[25]

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے اُن حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا بُرا ہے، اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے۔ اور تقویٰ کا جو لباس ہے، وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ سب اللہ کی نشانیوں کا حصہ ہے، جن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں۔

جبکہ کارٹون میں مؤنث کردار کو جو لباس پہنا ہوا دکھایا جاتا ہے وہ شرم و حیا سے نہایت ہی گرا ہوا ہوتا ہے۔ والدین اس طرف دھیان نہیں دیتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو کارٹون ہی ہے کوئی حقیقت تو نہیں۔ یاد رکھیے! اگر آج ستر و لباس کی اہمیت دل و دماغ میں نہ بیٹھی تو پھر آئندہ آنے والا وقت بہت بھیانک صورت اختیار کر لے گا۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴿۱۹﴾﴾[26]

ترجمہ: یاد رکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔

6. طلسماتی کرداروں کا ذہن پر حاوی ہونا:

چونکہ عموماً کارٹون طلسماتی کرداروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جس میں کارٹون کردار کو عام انسانوں سے ہٹ کر غیر معمولی طاقت و صلاحیت کا مالک دکھایا جاتا ہے، اس لئے بچے اس کردار کے کارنامے دیکھ کر اس سے بہت مرعوب ہو جاتے ہیں۔ پھر خود کو اس مقام پر تصور کر کے اپنے اندر بھی اس نوعیت کی طاقت کی امید باندھتے ہیں۔ بہت سے کارٹون کردار اُچھلتے کودتے، اونچائی سے کود کر غوطہ لگاتے اور بِنا چوٹ کھائے زمین پر پہنچتے نظر آتے ہیں۔ نیز اسلحہ چلنے اور دھماکہ ہونے کے باوجود اس کا ان پر کوئی اثر نہ ہونا، بچے کے دماغ پر بہت برا اثر مرتب کرتا ہے۔

''ٹام اینڈ جیری'' TOM JERRY بہت ہی مشہور کارٹون اس کی بڑی مثال ہے، جس میں یہ غیر حقیقی کردار لڑتے جھگڑتے، ایک دوسرے کو مختلف گھریلو و دیگر چیزوں سے مارتے دکھائے جاتے ہیں، جو بظاہر بڑے مزاحیہ لگتا ہے ، مگر ایک کم عمر بچہ ان کرداروں کو شوق سے دیکھ کر نادانستہ طور پر نقصان دہ سر گرمیاں سیکھ جاتا ہے اور ان کو اصل زندگی میں اپنانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ۱۹۷۰ کی دہائی میں اس سمیت دیگر کلاسیکی کارٹونوں پر کئی ممالک میں پابندی لگادی گئی تھی۔[27]

7. ہندوانہ عقائد پر مبنی کارٹون:

غیر مسلم ممالک، اپنے مذہب کی تعلیمات کو بچوں کے ذہنوں میں بٹھانے کے لئے اپنے مذہب کی کتابوں میں موجود کہانیوں کو کارٹون کی شکل میں پیش کرتے ہیں، مثلاً: ، کرشنا[28]، ہنومان[29] اور چھوٹا بھیم[30] کو کارٹون کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ان شخصیات کے بارے میں کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے، جس سے صورتِ حال کی سنگینی کا اندازہ ہو جائے گا۔

کرشنا: "کرشنا"، ہندوؤں کے منجملہ خداؤں میں سے ایک خدا کا نام ہے۔ ہندو مذہب کے مطابق، "کرشنا" نے "ارجن" کو مخاطب کر کے جو منظوم کہانیاں پیش کیں، وہ آج "بھگوت گیتا" کے نام سے ہندوؤں کے مذہبی لٹریچر کا ایک اہم حصہ ہے۔ جس میں ہندوؤں (کوروؤں اور پانڈوؤں) کی لڑائیوں کا تذکرہ ہے اور "کرشنا" کو" وشنو" (ہندوؤں کا خدا) کا آٹھواں اوتار بتایا گیا ہے ۔[31]

ہنومان: ہندو مذہب میں "ہنومان" کو بڑا مقام حاصل ہے۔ ہندو مت کی بڑی کتاب، "رامائن" کے مطابق، لنکا کے علاقے میں "رام" نے "ہنومان" ہی کی مدد سے اپنی بیوی "سیتا" کو، "راون" کی قید سے آزاد کرایا تھا۔[32]

چھوٹا بھیم: یہ کردار بھی بچوں کی توجہ کا اہم مرکز ہے۔ چھوٹا بھیم، ایک ہندو تاریخی کردار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ''مہابھارت''، جو ہندوؤں کی ایک اور مقدس کتاب ہے، اس میں ''بھیم سین'' کے نام سے ایک انتہائی طاقتور شخص کا تذکرہ ہے، جو کوروُں اور پانڈوؤں کی لڑائیوں میں ''کرشنا'' کی مدد کرتا نظر آتا ہے۔[33]

یہ کارٹون جب مسلمان بچے دیکھتے ہیں تو وہ بھی اس کارٹون میں پیش کیے گئے مذہبی طلسماتی کردار سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یقیناً ایک مسلمان بچے کے لئے اپنی اس کچی عمر میں کسی دوسرے مذہب کی شخصیت سے اس طرح متاثر ہو جانا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ نیز یہ کردار بچوں کے ذہن پر اس قدر سوار ہو جاتے ہیں کہ بچوں کے روز مرّہ استعمال کی چیزوں مثلاً بیگ، مگ وغیرہ پر ان کی تصاویر لگا کر فروخت کیا جاتا ہے۔

8. سور کی شکل کے کارٹون:

وہ کارٹون جو جانوروں کی شکلوں پر مبنی ہوتے ہیں اب ان میں غیر محسوس انداز سے بلی، شیر، چوہے، بطخ اور دیگر جانوروں کے ساتھ ساتھ سور کی شکل کے کارٹون بھی سامنے آرہے ہیں، جیسے ''پورکی پگ''۔[34] ہمارا معاشرہ، جس میں ایک وہ وقت تھا کہ جب اس جانور کا نام لینا تک پسند نہیں کیا جاتا تھا، اب صورتِ حال یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو نادانستہ، انتہائی غیر محسوس انداز میں اس حرام جانور سے روشناس کراتے ہیں۔ ایک سازش کے تحت، ان بچوں کے دلوں سے اس جانور سے نفرت کے جذبات کو کم کیا جارہا ہے، تاکہ یہ بچے اپنی آنے والی نسلوں کو ان جذبات سے آگہی نہ دے سکیں اور پھر وہ نسل یا پھر اس سے اگلی نسل حرام خوری میں مبتلا ہو جائے۔

9. نازیبا حرکات:

دین اسلام میں حیا و پاکدامنی کے حصول پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حیا کو ایمان کا جز قرار دیا ہے۔ اسی حیا کی بدولت انسان اپنے ستر و لباس کا بھی خیال رکھتا ہے، اپنی گفتار اور عمل و کردار میں بھی محتاط رہتا ہے۔ اسی کی بابت مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور عورتوں کو بن سنور کر کھلے بندوں گھومنے سے منع کیا ہے اور جب یہ حیا نہ رہے تو انسان شترِ بے مہار ہو جاتا ہے اور اس کا خمیازہ معاشرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے کہ:

الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ[35]

ترجمہ: " ایمان کے ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں، اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔"

نیز ارشاد نبوی ہے کہ:

إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ[36]

ترجمہ: "سابقہ نبوی تعلیمات سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا اس میں ایک یہ ہے کہ: جب تم حیادار نہ رہو، تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔"

چنانچہ بوس و کنار ایک حقیقی مرد و عورت کریں یا پھر دو کارٹون کردار، بہر حال ایک نازیبا اور شرم وحیاسے فروتر حرکت ہے۔ افسوس یہ ہے کہ وہ والدین جو اپنے بچوں کو کسی فلم یا ڈرامے میں اس طرح کی نازیبا حرکات کے منظر سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں مگر کسی کارٹون میں اس طرح کی حرکات پر ان کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ یاد رکھیے ! یہ بچے کچے ذہن کے مالک ہیں، اگر آج انہیں اس طرح کے کارٹون سے نہ روکا گیا تو ان کا کل بہت خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے۔

ویڈیو گیم

جو خرابیاں اس سے پہلے کارٹون کے ضمن میں بیان ہوئی ہیں تقریباً وہی خرابیاں ویڈیو گیم میں بھی پائی جاتی ہیں۔ چند مزید خرابیاں درج ذیل ہیں:

1. تشدد کے مزاج کا فروغ پانا:

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں جن میں لڑائی بھڑائی کا کھیل ہوتا ہے، ان جیسے ویڈیو گیمز سے بچوں کے کچے ذہنوں میں تشدد کا مزاج فروغ پاتا ہے، ایک دوسرے کو مارنا، سر پھاڑ ڈالنا، خون نکال دینا، دوسروں کو گالیاں دینا، دوسرے کو گرانے اور پچھاڑنے کے لئے کسی بھی حد سے گزر جانے کی نوعیت کے جذبات ابھرتے ہیں۔

2. اسلحہ کے ناجائز استعمال کا شوق:

ایسے بھی ویڈیو گیم موجود ہیں جن میں اسلحہ چلا کر دشمن کو مارنے کا کھیل ہوتا ہے۔ ان جیسے ویڈیو گیمز سے بچوں میں اسلحہ چلانے اور ایک دوسرے کو مارنے کا ناجائز شوق پیدا ہوتا ہے۔ جس کا اظہار عید الفطر کے دنوں میں بخوبی ہوتا ہے، جب کھلونا بندوق کی ریکارڈ سیل ہوتی ہے اور پھر یہ بچے کھیل کھیل میں مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کا مقابلہ اسلحے کے ساتھ کرتے ہیں اور کھلونا بندوق کی مدد سے پلاسٹک کے چھرے ایک دوسرے پر چلاتے ہیں۔ کئی ایک واقعات موجود ہیں جن میں بچوں کی آنکھوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

3. شعائر اسلام کی توہین:

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں جن میں شعائر اسلام کی سنگین بے حرمتی کی گئی ہے۔ مثلاً:

- ''ریزیڈینٹ ایول'' **Resident Evil** نامی گیم، کہ جس میں ایک ایسی کتاب کو زمین پر گرا ہوا دکھایا گیا ہے جو قرآن کریم کے مشابہ ہے۔

- ''ریزیڈینٹ ایول'' **Resident Evil** ہی کے ایک دوسرے پارٹ میں ایک مقام پر ایک دروازہ، مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کے دروازے کے مشابہ بنایا گیا ہے ۔

- اسی طرح ایک گیم **Devil may cry** میں کھیلنے والے کے سامنے ایک دروازہ ہوتا ہے جو خانہ کعبہ کے دروازے کے مشابہ ہے۔

- ایک گیم میں کھیلنے والا ایک مسجد کے باہر موجود ہوتا ہے، جہاں سے اذان کی آوازیں بھی آ رہی ہوتی ہیں، گیم کھیلنے والا شخص، مسجد سے نکلنے والے اسلحہ برداروں پر گولیاں چلاتا ہے۔ گویا مسجد کو فساد کا مرکز دکھایا گیا ہے۔

- ایک گیم "IGI2" میں قرانی آیات بھی واضح دکھائی دے رہی ہیں، دوسرے مقام پر ایک دیوار کے اوپر ''اللہ'' الٹا لکھا ہوا ہے۔

یہ باتیں کسی مسلمان کے لئے قابل برداشت نہیں ہونی چاہییں، مگر چونکہ سازش کے ذریعے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے ذہنوں پر بھی ایسا قابو پالیا گیا ہے کہ اس طرح کی مذموم حرکت کا انہیں احساس ہی نہیں ہوتا اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا جا چکا ہوتا ہے۔

4. اسلام مخالف جذبات:

دنیا کی استعماری قوتوں نے جہاں کہیں کسی بھی ملک میں جنگ یا فوجی کاروائی کی، ان میں سے کئی ایک کا ویڈیو گیم بنا دیا۔ اب ہمارے مسلمان بچے یہ گیم کھیلتے ہوئے خود کو غیر ملکی و غیر مسلم فوجی کے لباس میں ملبوس تصور کر کے اپنے مد مقابل دشمن کو گولیوں اور بموں سے اڑانے کے تصوراتی عمل سے گذرتے ہیں۔ ان میں یہ شعور بیدار نہیں ہوتا کہ وہ ایک مسلمان کو عراق یا افغانستان میں قتل کر رہے ہیں۔

5. ویڈیو گیم میں سور کی شکل:

کارٹون کی طرح ویڈیو گیم میں بھی سور کی شکل کے کردار موجود ہوتے ہیں، مگر السٹریشن Illustration کی فنی مہارت سے اس طرح سنوار کر پیش کیا جاتا ہے کہ فوری طور پر دماغ اس طرف متوجہ نہیں ہوتا مثلاً "اینگری برڈز" ANGRY BIRDS میں ایک کردار "بیڈ پگیز" BAD PIGGIES سور کی شکل کا ہے۔

تجاویز

فحاشی، بے حیائی، اخلاقی پستی، تشدد دانہ رویہ اور دیگر جو امور مذکور ہوئے ان سب کی روک تھام کسی ایک فرد یا ادارے کی ذمہ داری نہیں، بلکہ بحیثیت مجموعی ہم میں سے ہر ہر فرد اس کا ذمہ دار ہے۔ ٹی وی پر کارٹون دیکھنے کے لئے محض وقت کی قید لگا دینا بھی کافی نہیں، اس لئے کہ نہ جانے اس قلیل وقت میں بھی کتنا کچھ غلیظ مواد بچے کے ذہن کو خراب کر چکا ہو۔ البتہ چند تجاویز بیان کی جاتی ہیں تاکہ اس برائی سے مرحلہ وار چھٹکارا ممکن ہو سکے:

- حکومت نے جس ادارے کی ذمہ داری سنسر کی لگائی ہے اس ادارے کو ان کارٹونز اور ویڈیو گیمز کے بارے میں بھی فعال ہونا چاہیے۔ اور ایسے تمام کارٹونز اور ویڈیو گیمز پر سرکاری پابندی عائد کر دینی چاہیے جو بچوں میں اخلاقی برائیاں پھیلانے میں کوشاں ہیں۔
- بچوں میں ایسے کھیلوں کو فروغ دینا چاہیے۔ جس میں جسمانی ورزش خوب ہو، تاکہ انہیں اس کے بعد کسی کارٹون یا ویڈیو گیم کی ضرورت ہی نہ پڑے۔
- والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ مناسب وقت گزاریں انہیں ٹی وی کے سپرد کر کے خود کو بریٔ الذمہ نہ سمجھیں۔
- والدین کو بچوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے، نیز بڑے بھائی، بہن جو سمجھدار ہوں انہیں بھی اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی تربیت میں اپنا حصہ شامل کرنا چاہیے۔
- مسلمان آئی ٹی ماہرین کو ایسا متبادل پیش کرنا چاہئے جو شرعی و اخلاقی برائیوں سے پاک ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مصادر ومراجع:

[1]۔ سورۃ التحریم:6

[2]۔ ابن کثیر، تفسیر القران العظیم، حافظ اسماعیل بن عمر رحمہ اللہ، ج۸، ص۱۶۷، المتوفی ۷۰۰ھ، دار طیبہ

[3]۔ سورۃ الفرقان:۷۴

[4]۔ ابن کثیر، تفسیر القران العظیم، حافظ اسماعیل بن عمر رحمہ اللہ، ج۶، ص۱۳۲، المتوفی ۷۰۰ھ، دار طیبہ

[5]۔ سورۃ النمل:۱۹

[6]۔ سورۃ لقمان:۱۳-۱۹

[7]۔ البخاري، صحیح البخاري، کتاب الاحکام، باب قول اللہ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول، دار الفکر، بیروت

[8]۔ الترمذی، جامع الترمذی، ج۴، ص۳۳۸، مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبی، مصر

[9]۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص۱۲۵۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

[10] Asma Bashir, Effects of cartoons on children research Project, available on; http://qundeel.com/research-paper-on-effects-of-cartoons-on-children/

[11] The Good and Bad Effects of TV on Children, available on; http://www.raisesmartkid.com/all-ages/1-articles/13-the-good-and-bad-effects-of-tv-on-your-kid

[12] S. Hossler, Mental and Psychological Effects of Children's Cartoons (2004) http://www2.bgsu.edu/departments/tcom/faculty/ha/tcom103fall2004/gp9/

[13] American Academy of Pediatrics. (2009). Policy statement--media violence.*Pediatrics, 124(5),* 1495-1503.

[14] American Academy of Pediatrics. (2009). Policy statement--media violence.*Pediatrics, 124(5),* 1495-1503.

[15] Christakis, D. A., Zimmerman, F. J., DiGiuseppe, D. L., & McCarty, C. A. (2004). Early television exposure and subsequent attentional problems in children. *Pediatrics, 113(4),* 708-713.

[16] Krebs, N. F., & Jacobson, M. S. (2003). Prevention of pediatric overweight and obesity. *Pediatrics, 112(2)*, 424-430.

[17] The Good and Bad Effects of TV on Children, available on; http://www.raisesmartkid.com/all-ages/1-articles/13-the-good-and-bad-effects-of-tv-on-your-kid

[18]The Good and Bad Effects of TV on Children, available on; http://www.raisesmartkid.com/all-ages/1-articles/13-the-good-and-bad-effects-of-tv-on-your-kid

[19]Comstock, G., & Scharrer, E. (1999). *Television: What's on, who's watching, and what it means*. Academic Press.

[20]۔ سورۃ لقمان:6

[21]۔ مفتی محمد شفیع، معارف القران، ج۷، ص۲۰۔۲۱

[22]۔ الآلوسی، شہاب الدین محمود بن عبداللہ، روح المعانی، ج۱۱، ص۶۷- ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

[23]۔السیوطی، جلال الدین، الدر المنثور، ج۶، ۵۰۴، دار الفکر، بیروت

[24]۔ابو داود، سنن ابي داود، ج۴، ص۲۸۲، المکتبۃ العصریۃ، بیروت

[25]سورۃ الاعراف: ۲۳

[26]۔ سورۃ النور:۱۹

[27] Aynur Aliyeva, Hidden effects of cartoons on little spectators, available on; http://www.azernews.az/analysis/58562.html

[28] Krishna, available on; http://iskcontimes.com/Little_Krishna_animated_series

[29] Hanuman, available on; http://www.imdb.com/title/tt0488836/

[30] Chhota Bheem, available on; http://www.haailand.com/ChotaBheemCharacters.jsp

[31] Jones, C., & Ryan, J. D. (2006). *Encyclopedia of Hinduism*. Infobase Publishing.

[32] Jones, C., & Ryan, J. D. (2006). *Encyclopedia of Hinduism*. Infobase Publishing.

[33] Jones, C., & Ryan, J. D. (2006). *Encyclopedia of Hinduism*. Infobase Publishing.

[34] Porky Pig, available on; http://www.imdb.com/character/ch0029616/bio

[35] البخاري، صحيح البخاري، کتاب الایمان، باب أمور الایمان، دار الفکر، بیروت

[36] البخاري، صحيح البخاري، کتاب الادب، باب إذا لم تستحی فاصنع ماشئت، دار الفکر، بیروت

ملحوظہ: آیات قرانی کے ترجمے، شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے ''آسان ترجمۂ قران'' سے ماخوذ ہیں۔

آپ کے بچے کی آنکھیں کمزور تو نہیں ہو رہیں؟

آپ کا بچہ دردِ سر اور جسم میں درد کی شکایت تو نہیں کرتا؟

آپ کا بچہ جارحانہ رویہ تو اختیار نہیں کرتا؟

آپ کے بچے کو غصہ تو زیادہ نہیں آتا؟

آپ کا بچہ تعلیم میں کمزور تو نہیں؟

آپ کا بچہ نقصان دہ سرگرمیاں تو نہیں اپنا رہا؟

آپ کے بچے کے ایمان پر ڈاکہ تو نہیں ڈالا جا رہا؟

کیا آپ کا بچہ اپنی درسگاہ میں توجہ سے بیٹھتا ہے؟
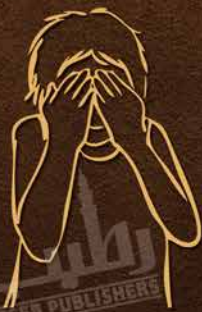
کیا آپ نے ان مسائل کے اسباب کے بارے میں غور کیا ہے؟